رافضیوں کی پیش کردہ روایات کا تحقیقی ردّ

کیا طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے خواہشمند تھے؟

از قلم

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفسرین نے سورہ الاحزاب کی اس آیت

وما کان لکم ان توء ذوارسول اللہ ولا ان تنکحو ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذالک کان عنداللہ عظیما۔

(ترجمہ: تمہارے لئے جائز نہیں اہے کہ اللہ کے رسول کو دکھ پہنچاؤاور نہ یہ جائز ہے کہ آپکے بعد انکی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ بات اللہ تعالٰی کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے)

کے تحت یہ واقعہ درج کیاہے کہ "طلحہ بن عبید نے ام المومنین حضرت عائشہ رض سے شادی کی خواہش کی (در منثور، امام رازی کی تفسیر کبیر، فتح الکبیر، فتح القدیر جلد 4، تفسیر مظہری اور علامہ بغوی کی تفسیر معالم التنزیل)۔

اکثر مقامات توایسے ہیں کہ وہ شخص جس نے نکاح کا یہ جملہ بولا تھا، اسکا نام ذکر نہیں کیا گیا، کہیں کہیں حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی طرف اس واقعہ کی نسبت کی گئی۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے مجروح ہے، تفسیر عبدالرزاق اور طبقات ابن سعد میں جو روایت نقل کی گئی ہے اس میں سدی نام کا راوی ہے۔ اسکا پورا نام محمد بن مروان بن عبداللہ سدی اصغر کوفی ہے، یعنی سدی صغیر۔ محدثین کا اس راوی کے متعلق کیا فرمانا ہے

سدی صغیر جو کہ محمد بن مروان ہیں۔ان کو دجال کذاب کہا گیا ہے۔یہ صاحب شدت پسندوں میں سے تھے اور احادیث گھڑا کرتے تھے۔

والسدي الصغير من الوضاعين الكذابين عند أهل السنة ، وهو رافضي غال ، وله ترجمة في كتب الرافضة مثل "الكنى والألقاب" للقمي۔۔۔(312–311/2

والسدي الصغير حفيده محمد بن مروان بن عبد الله بن إسماعيل بن عبد الرحمن الكوفي ، روى عن محمد بن السائب الكلبي كتاب التفسير ذكره الخطيب البغدادي وقال : قدم بغداد وحدث بها ، وقال انه ضعيف متروك الحديث ، والسدي بضم السين وتشديد الدال المهملتين منسوب إلى .منسوب سدة مسجده الكوفة ، وهي ما يبقى من الطاق المسدود .ا.هـ

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ اسکے بارے میں خاموش رہیں۔ابن معین اسکو ثقہ نہیں مانتے تھے۔ بن نمیر کہتے ہیں کہ لاشئ ہے۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بڈھے کو چھوڑ دیا۔اسی طرح دیگر اہل علم کے اقوال ملتے ہیں جو سدی صغیر کو ذاہب الحدیث مہتم بالکذب، ضعیف، متروک الحدیث اور بعض اسے کذاب رافضی بھی قرار دیتے ہیں۔ تفضیل تہذیب التہذیب جلد 5 صفحہ 972 پر ملاحظہ فرمائی جائے۔ نیز تقریب التہذیب جلد 2 صفحہ 155 پر بھی سدی کو جھوٹا ہونے میں معروف بتلا گیا ہے۔

اگر بالفرض یہ واقعی ثابت بھی ہو جو کے نہیں

تو یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ ابھی تک اللہ تعالٰی کا یہ فیصلہ کہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ نازل نہیں ہوا تھا

اور جس کام کی حرمت ابھی نازل ہی نہیں ہوئی تھی، اس کام پر الزام دینا کسی طرح درست نہیں،۔

ہاں جب قرآنی حکم نازل ہو گیا تو اسکے بعد کسی بھی شخص کو ایسی بات زبان پر لانے کی اجازت ہر گز نہیں

ہو سکی۔

منیر عباس چشتی

3/8/2025

کیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے خواہشمند تھے؟

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وبعد

پہلی روایت:

فإن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم هم أفضل هذه الأمة ، وأبرها قلوبا ، وأعظمها علما ، وقد أثنى عليهم رب العالمين في محكم التنزيل فقال سبحانه : (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) . الفتح/29 .

ومحبة الصحابة دين وإيمان وإحسان ، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان .

یہ روایات تفسیر ابن ابی حاتم اور طبری میں ہیں اور وہ یہ ہیں۔

تفسیر ابن ابی حاتم میں پہلا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے جس کی سند نہیں اور دوسرا اس میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام نہیں

دوسری روایت جو عبد الرحمن سے ہے اسکی سند مکمل نہیں اور اس میں بھی طلحہ رضی اللہ عنہ کا نام نہیں ہے۔

تیسری بھی ایسی ہی ہے جس میں بلغنا کے لفظ ہیں۔

چوتھی مہران والی ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے

دوسری روایت

روي عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما :

الطريق الأول : فأخرجه ابن أبي حاتم في "تفسيره" كما في "تخريج أحاديث الكشاف" لابن حجر (128/3) ، والبيهقي في "السنن الكبرى" (96/7) من طريق محمد بن حميد الرازي قال : ثنا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَتَزَوَّجْتُ عَائِشَةَ ، أَوْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا

كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ، وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: پہلی روایت: اسے ابن ابی حاتم نے اپنی "تفسیر" میں، جیسا کہ "تخریج احادیث

الکشاف" میں ابن حجر (128/3) اور بیہقی نے

السنن الکبری" (96/7) میں۔ محمد بن حمید کے طرق سے کہ "

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جاتے تو میں عائشہ یا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیتا۔

اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی

اور تمہارے لئے ہر گز جائز نہیں کہ رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اولاً اس کے متن میں رجل مجھول ہے۔

ثانیاً اسکی سند میں

ومحمد بن أبي حماد هو محمد بن حميد الرازي كما قال الخطيب في "موضح أوهام الجمع والتفريق" (410/2) وليس شخصا آخر متابعا له .

ابو حاتم کی سند میں ایک راوی جس کا نام محمد بن حمید رازی ہے جس کے متعلق خطیبِ بغدادی نے کہا ہے کہ اسکی کوئی متابعت نہیں ہے۔

امام ابو زرعہ رازی، ابو حاتم رازی اور امام نسائی کی اس پر کذاب تک کی جرح ہے۔ اور امام بخاری اس کے بارے میں کہتے ہیں

حديثه فيه نظر، ومرة: تركه

اسکی حدیث محل نظر ہے اور اسے چھوڑ دیا گیا۔

مزید دیکھیں

أنه كذاب . وممن قال بذلك أبو زرعة الرازي ، ومحمد بن مسلم بن وارة ، وإسحاق الكوسج ، وصالح بن محمد الحافظ ، وابن خراش .انظر "تاريخ بغداد" (60/3) ، والحافظ العراقي كما في تخريجه على الإحياء" (488/1) ، والسيوطي كما في "اللآلئ المصنوعة(12/1

دوسرا اسکی سند مہران بن ابی عمر جو مختلط تھا۔

وقال فيه النسائي :"ليس بالقوي " ، غير أنه مضطرب في حديثه عن سفيان خاصة ، قال ابن معين :"كان عنده غلط كثير في حديث سفيان

نسائی نے اس کے بارے میں کہا: "وہ قوی نہیں ہے "لیکن وہ حدیث میں خاص طور پر سفیان کی روایت میں مضطرب ہے۔ابن معین نے کہا: اس نے سفیان کی حدیث میں بہت سی غلطیاں کیں ہیں۔"الجرح والتعدیل"از ابن ابی حاتم (8/301)

الطريق الثاني عن ابن عباس: أخرجه ابن بشكوال في "غوامض الأسماء المبهمة" (2/711)

جس کو بشمول نے غوامض الاسماء

المبهمة"(711/2

میں نقل کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب ان پر پردے کا حکم کر دیا گیا، تو قریش کے ایک آدمی اور وہ طلحہ بن عبداللہ تھے، نے کہا۔

من طريق مُحَمَّد بْن مَرْوَانَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : فَلَمَّا ضُرِبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ - وَهُوَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - :

أَنْهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى بنَاتِ عَمِّنَا وَنُكَلِّمَهُنَّ إِلا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ قَدْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَتَزَوَّجَنَّ عَائِشَةَ ؛ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا. انتهى .

اس کی سند میں ابن سائب کلبی ہے جو کذاب ہے۔

محمد بن السائب الكلبي ، قال الثوري :" قَالَ الكلبي كل شيء أحدث، عَن أبي صالح فهو كذب ". انتهى "الكامل لابن عدي" (276/7) ، وقال أبو حاتم :" الناس مجتمعون على ترك حديثه لا يشتغل به ، هو ذاهب الحديث". انتهى "الجرح والتعديل(271/7 ."

ابن حبان نے تو اسے ابن سبا کے ساتھیوں میں سے قرار دیا۔

ثم هو ضال زائغ حيث يقول ابن حبان :" وَكَانَ الْكَلْبِيّ سبئياً ، من أَصْحَاب عَبْد اللَّهِ بْن سبأ من أُولَئِكَ الَّذين يَقُولُونَ إِن عليا لم يمت ، وَإِنَّهُ رَاجع إِلَى الدُّنْيَا قبل قيام السَّاعَة فيملؤها عدلا كَمَا ملئت جورا ، وَإِن رَأَوْا سَحَابَة قَالُوا أَمِير الْمُؤمنِينَ فِيهَا". انتهى "المجروحين(253/2 ."

دوسرا اس میں ابن مروان سدی ہے جس کو متروک اور کذاب کہا گیا ہے۔

اس پر جرح ملاحظہ فرمائیں

محمد بن مروان السدي الصغير ، كذاب متروك ، قال فيه جرير بن عبد الحميد: كذاب. وقال يحيى بْن مَعِين: ليس ثقة. وَقَال مُحَمَّد بْن عَبد اللَّهِ بن نمير : ليس بشيءٍ.

وَقَال صَالِح بْن مُحَمَّد الْبَغْدَادِيّ الحافظ: كان ضعيفا، وكان يضع الحديث ، وَقَال أَبُو حاتم : ذاهب الحديث، متروك الحديث، لا يكتب حديثه البتة. وقَال البُخارِيُّ : لا يكتب حديثه البتة . وَقَال النَّسَائي : متروك الحديث. وَقَال في موضع آخر: ليس بثقة، ولا يكتب حديثه . انظر "الجرح والتعديل" (86/8) ، و"تهذيب الكمال" (393/26) ، وقال ابن حبان :"كَانَ مِمَّن يروي الموضوعات عَن الْأَثْبَات ، لَا يحل كِتَابَة حَدِيثه إِلَّا عَلَى جِهَة الِاعْتِبَار " وَلَا الِاحْتِجَاج بِهِ بِحَال من الْأَحْوَال". انتهى

"المجروحين" (2/286).

تیسری روایت

عن ابن عباس : عزاه السيوطي إلى جويبر بن سعيد في تفسيره فقال في "لباب المنقول" (ص163) :" وأخرج جويبر عن ابن عباس أن رجلا أتي بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ، فكلمها ، وهو ابن عمها . فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقومن هذا المقام بعد يومك هذا . فقال يا رسول الله أنها ابنة عمي ، والله ما قلت لها منكرا ، ولا قالت لي . قال النبي صلى الله عليه وسلم قد عرفت ذلك؛ إنه ليس أحد أغير من الله ، وإنه ليس أحد أغير مني . فمضى ، ثم قال : يمنعني من كلام ابنة عمي ؟ لأتزوجنها من بعده . فأنزل الله هذه الآية

اس میں بھی ابن سعید ہے جو متروک الحدیث ہے۔

وعلى أية حال ، فيكفي أن راويه جويبر بن سعيد ، فهو متروك الحديث ، ضعفه علي بن المديني جداً ، وقال ابن معين : ليس بشيء ". انظر "تاريخ بغداد" (180/8) ، وتركه النسائي كما في "الضعفاء والمتروكين" (104) ، وكذا الدارقطني كما في "الضعفاء والمتروكين" (147).

چوتھی روایت

وحديثه أخرجه ابن سعد في "الطبقات" (201/8) قال : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَا فِي قَوْلِهِ: إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ الأحزاب/54، قَالَ: أَنْ تَكَلَّمُوا بِهِ فَتَقُولُوا نَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم ، أَوْ تُخْفُوا ذَلِكَ فِي أَنْفُسِكُمْ ، فَلَا تَنْطِقُوا بِهِ يَعْلَمْهُ اللَّهُ .

اس کوابن سعد نے طبقات میں نقل اسکی سند میں واقدی ہے جو متروک الحدیث ہے۔

إذ إنه من طريق الواقدي محمد بن عمر شيخ ابن سعد، وهو متروك تركه البخاري ومسلم وكذبه أحمد وغيره.

انظر "تهذيب الكمال" (26/188).

پانچویں روایت

، وقد رواه عنه ابن سعد في "الطبقات" (201/8) قال : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي قَوْلِهِ: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا

أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًاالأحزاب/53 ، قَالَ: " نَزَلَتْ فِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ لِأَنَّهُ قَالَ: إِذَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ عَائِشَةَ". انتہی

اس میں اولاً تو واقدی ہیں

ثانیاً محمد بن عمرو بن حزم ہیں جو صغیر تابعین میں سے ہیں جن کی وجہ سے انقطاع ہے۔

چھٹی روایت

ومنهم عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وهو من صغار التابعين ، وقد رواه عنه الطبري في "تفسيره" (170/19) فقال : حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ زَيْدٍ فِي قَوْلِهِ: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًاالأحزاب/53 قَالَ: " رُبَّمَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ مِنْ بَعْدِهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَلِكَ يُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ الْآيَةُ ". انته

عبد الرحمن بن زید بن اسلم یہ بھی صغار تابعین میں سے ہیں ان کی وجہ سے انقطاع ہے۔

، ثم هو ضعيف في الحديث كذلك ، ضعفه أحمد وعلي بن المديني وأبو زرعة والنسائي والدارقطني وقال ابن معين ليس بشيء . انظر "تهذيب الكمال" (17/117) .

ساتویں روایت

وقد رواه عنه عبد الرزاق في "تفسيره" (2372) عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لَوْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَتَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ يَعْنِي عَائِشَةَ: " فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًاالأحزاب/53.

اس میں بھی قتادہ کی وجہ سے انقطاع ہے اور متن میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں اسی طرح کچھ کتب میں یہ بات آئی ہے مگر بے سند یا کچھ سند کے ساتھ جو کے اس روایت کو صحیح ثابت نہیں کرتی۔

ابن الأثير في "أسد الغابة" (88/3) حيث قال في ترجمته :" سمي طلحة الخير أيضًا، كما سمي طلحة بْن عبيد اللَّه، الذي من العشرة، وأشكل عَلَى الناس، وقيل: إنه الذي نزل في أمره: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ؛ وذلك أَنَّهُ قال: لئن مات رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأتزوجن عائشة، فغلط لذلك جماعة من أهل التفسير، فظنوا أَنَّهُ طلحة بْن عبيد اللَّه الذي من العشرة، لما رأوه طلحه بْن عبيد اللَّه التيمي القرشي، وهو صحابي.

أخرجه أَبُو موسى، ونقل هذا القول عن ابن شاهين".

وكذا قال السيوطي في "الحاوي في الفتاوي" (116/2) :" وَقَدْ كُنْتُ فِي وَقْفَةٍ شَدِيدَةٍ مِنْ صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ ; لِأَنَّ طلحة أَحَدُ الْعَشَرَةِ أَجَلُّ مَقَامًا مِنْ أَنْ يَصْدُرَ مِنْهُ ذَلِكَ، حَتَّى رَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ شَارَكَهُ فِي اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَنَسَبِهِ ; فَإِنَّ طلحة الْمَشْهُورَ الَّذِي هُوَ أَحَدُ الْعَشَرَةِ - طلحة بن عبيد الله بن عثمان بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم التيمي - وطلحة صَاحِبُ الْقِصَّةِ - طلحة بن عبيد الله بن مسافع بن عياض بن صخر بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم التيمي - قَالَ أبو موسى فِي الذَّيْلِ عَنِ ابن شاهين فِي تَرْجَمَتِهِ: هُوَ الَّذِي نَزَلَ فِيهِ: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ الأحزاب/53 الْآيَةَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ: لَئِنْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ لَأَتَزَوَّجَنَّ عائشة، وَقَالَ: إِنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْمُفَسِّرِينَ غَلِطُوا، وَظَنُّوا أَنَّهُ طلحة أَحَدُ الْعَشَرَةِ". انتهى

القرطبي في "المفهم لما أشكل من تلخيص مسلم" (150/4) قال :" وقوله : وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله ولا أن تنكحوا أزواجه من بعده أبدًا ؛ أي : ما ينبغي ، ولا يحل ، ولا يجوز شيء من ذلك بوجهٍ من الوجوه . ويقال : إن هذه الآية نزلت لَمَّا قال بعضهم - وقد تكلَّم مع زوجة من زوجات النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ - : لأتزوجنَّ بها بَعْدَه ؛ فأنزل الله الآية.

والله أعلم .